

(٦٧) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَأُ

خطبه (٢٧)

اپنے اصحاب کی مدد میں فرمایا

کب تک میں تمہارے ساتھ ایسی زمی اور رور عایت کرتا رہوں گا جیسی ان اونٹوں سے کی جاتی ہے جن کی کوہانیں اندر سے کھو چکی ہوں اور ان پھٹے پرانے کپڑوں سے کہ جنہیں ایک طرف سے سیا جائے تو دوسری طرف سے پھٹ جاتے ہیں۔ جب بھی شامیوں کے ہراوں دستوں میں سے کوئی دستہ تم پر منڈلاتا ہے تو تم سب کے سب (اپنے گھروں) کے دروازے بند کر لیتے ہو اور اس طرح اندر دبک جاتے ہو جس طرح گودا پنے سوراخ میں اور رنجوں پنے بھٹ میں۔

جس کے تمہارے ایسے مددگار ہوں اسے تو ذلیل ہی ہونا ہے اور جس پر تم (تیر کی طرح) چھینکے جاؤ تو گویا اس پر ایسا تیر پھیکا گیا جس کا سو فار بھی شکستہ اور پیکاں بھی ٹوٹا ہوا ہے۔ خدا کی قسم! (گھروں کے) چھکن میں تو تم بڑی تعداد میں نظر آتے ہو، لیکن جنہنوں کے نیچے تھوڑے سے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کس چیز سے تمہاری اصلاح اور کس چیز سے تمہاری کجر وی کو دور کیا جا سکتا ہے، لیکن میں اپنے نفس کو بکار کر تمہاری اصلاح کرنا نہیں چاہتا۔

خدا تمہارے چہروں کو بے آبرو کرے اور تمہیں بد نصیب کرے۔ جیسی تم باطل سے شناسائی رکھتے ہو ویسی حق سے تمہاری جان پہچان نہیں اور جتنا حق کو مٹاتے ہو باطل اتنا تم سے نہیں دبایا جاتا۔

--☆☆--

خطبه (٢٨)

آپ نے یہ کلام شب ضربت کی سحر و فرمایا میں بیٹھا ہوا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِي ذِمَّةِ أَصْحَابِهِ

كَمْ أَدَارِيْكُمْ كَمَا ثَدَارَى الْبِكَارُ
الْعِيْدَةُ، وَالثَّيْبَابُ الْمُتَنَدَّاعِيْةُ! كُلَّمَا حِيْصَتْ
مِنْ جَانِبِ تَهَتَّكُ مِنْ أَخْرَ، كُلَّمَا أَطَلَّ
عَلَيْكُمْ مَنْسِيْرُ مِنْ مَنَاسِرِ أَهْلِ الشَّامِ
أَغْلَقَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بَابَهُ، وَالْأَجَحَّرَ
الْأَجِحَّارَ الضَّبَّةَ فِي جُحْرِهَا، وَالضَّبَّعَ فِي
وِجَارِهَا.

الذَّلِيلُ وَاللَّهُ! مَنْ نَصَرْتُمُوهُ!
وَمَنْ رُمِيَ بِكُمْ فَقَدْ رُمِيَ بِأَفْوَقِ
نَاصِلٍ. وَإِنَّكُمْ . وَاللَّهُ . لَكَشِيدُ فِي
الْبَاهَاتِ، قَلِيلٌ تَحْتَ الرَّاهِيَاتِ،
وَإِنِّي لَعَالِمٌ بِمَا يُصْلِحُكُمْ،
وَيُعِيْمُ أَوَدَكُمْ، وَلَكِنِّي لَا أَرَى إِصْلَاحَكُمْ
بِإِفْسَادِ نَفْسِيِّ.

أَضْرَعَ اللَّهُ خُدُودَكُمْ، وَأَتَعْسَ
جُدُودَكُمْ! لَا تَعْرِفُونَ الْحَقَّ كَمَعْرِفَتِكُمْ
الْبَاطِلَ، وَلَا ثُبُطُلُونَ الْبَاطِلَ
كَمَبْطَلَكُمُ الْحَقَّ!

-----☆☆-----

(٦٨) وَقَالَ عَلَيْهِ الْمَلَأُ

فِي سُحْرَةِ الْيَوْمِ الَّذِي صُرِبَ فِيهِ
مَلَكَتِنِي عَيْنِي وَأَنَا جَالِسٌ، فَسَنَحَ لِي

میرے سامنے جلوہ فرمائے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے آپ کی امت کے ہاتھوں کیسی کیسی کھروپوں اور دشمنیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: «تم ان کیلئے بدعا کرو»، تو میں نے (صرف اتنا) کہا کہ: اللہ مجھے ان کے بدالے میں ان سے اچھے لوگ عطا کرے اور ان کو میرے بدالے میں کوئی برا (امیر) دے۔

سید رضی کہتے ہیں کہ: «آود» کے معنی ٹیڑھاپن اور «لکد» کے معنی شمنی و عناد کے ہیں اور یہ بہت فضیح کلام ہے۔
---☆☆--

خطبہ (۶۹)

اہل عراق کی مذمت میں فرمایا

اے اہل عراق! تم اس حاملہ عورت کے مانند ہو جو حاملہ ہونے کے بعد جب حمل کے دن پورے کرتے تو مرا ہوا بچہ گردے اور اس کا شوہر بھی مرچکا ہوا اور رنڈا پے کی مدت بھی دراز ہو چکی ہوا اور (قریبی نہ ہونے کی وجہ سے) دُور کے عزیز ہی اس کے وارث ہوں۔

بخدا! میں تمہاری طرف بخوبی نہیں آیا، بلکہ حالات سے مجبور ہو کر آگیا۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم کہتے ہو کہ: علیٰ کذب بیانی کرتے ہیں۔ خدا تمہیں ہلاک کرے! (بتاؤ) میں کس پر جھوٹ باندھ سکتا ہوں؟ کیا اللہ پر؟ تو میں سب سے پہلے اس پر ایمان لانے والا ہوں، یا اس کے نبی پر؟ تو میں سب سے پہلے ان کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ خدا کی قسم! ایسا ہر گز نہیں! بلکہ وہ ایک ایسا انداز کلام تھا جو تمہارے سمجھنے کا نہ تھا اور نہ تم میں اس کے سمجھنے کی الیت تھی۔ خدا تمہیں سمجھے! میں تو بغیر کسی عوض کے (علمی جواہر ریزے) ناپ ناپ کر دے رہا ہوں۔ کاش کہ ان کیلئے کسی کے ظرف میں سمائی ہوتی۔ ”(ٹھہرو) کچھ دیر بعد تم بھی اس کی حقیقت کو جان لو گے۔“

--☆☆--

رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَاذَا لَرَقِيْتُ مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ الْأَوَدِ وَ الْلَّدَدِ؟ فَقَالَ: «اَدْعُ عَلَيْهِمْ»، فَقُلْتُ: أَبْدَلْنِي اللَّهُ بِهِمْ حَيْدًا مِنْهُمْ، وَ أَبْدَلْهُمْ بِنِ شَرَّ الْهُمْمِ مِنِّي.

یعنی بِ«الْأَوَدِ»: الْإِغْوَاجَحُ، وَ بِ«الْلَّدَدِ»: الْحَصَامُ. وَهَذَا مِنْ أَفْصَحِ الْكَلَامِ۔
-----☆☆-----

(۶۹) وَمِنْ حَكْلَةٍ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِي ذِيْمَرِ أَهْلِ الْعِرَاقِ
اَمَّا بَعْدُ، يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ! فَإِنَّمَا أَنْتُمْ كَالْبُرَأَةِ الْحَامِلِ، حَمَلْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ أَمْلَاصَتُ، وَ مَاتَ قَيْمِهَا، وَ طَالَ تَائِيْمِهَا، وَ وَرِثَهَا أَبْعَدْهَا.

اَمَا وَاللَّهُ! مَا أَتَيْتُكُمْ اخْتِيَارًا، وَ لِكِنْ جِئْتُ إِلَيْكُمْ سَوْقًا، وَ لَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تَقُولُونَ: عَلَىٰ يَكْذِبُ، قَاتَلَكُمُ اللَّهُ! فَعَلَىٰ مَنْ أَكْذِبَ؟ أَعَلَى اللَّهِ؟ فَإِنَّا أَوْلُ مَنْ أَمَنَ بِهِ! أَمْ عَلَى نَبِيِّهِ؟ فَإِنَّا أَوْلُ مَنْ صَدَقَةً! كَلَّا وَ اللَّهُ! وَ لِكِنَّهَا لَهْجَةٌ غَبْتُمْ عَنْهَا، وَ لَمْ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهَا، وَ يُلْمِهِ، كَيْنًا لِغَيْرِ شَيْءٍ! لَوْ كَانَ لَهُ وِعَاءً، وَ لَتَعْلَمَنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينِ۔

-----☆☆-----